اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

نمبر (۲۵) — مطبوعہ ۲۴ جون سنہ ۱۸۹۸ء بروز جمعہ — جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

رُوح اِنسانی فطرتاً مسیحی ہی

مسلمانوں میں یہہ ایک مشہور قول ہی کہ ہر ایک اِنسان فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہی جس سے وہ یہہ مراد لیتے ہیں کہ ہر ایک انسان فطرتاً ایک خدا کو ماننے والا ہی۔ اور اُسی حد تک وہ آدمی جو ما فوق الفطرت یعنے Supernatural مذہب کا منکر ہی یعنے نیچری مذاق والا آدمی بھی قبول کریگا۔ اِس قول میں صداقت تو ہی لیکن مذہب میں غور کرنے والوں پر بخوبی واضح ہی کہ مذہبی صداقت کا یہہ نہایت جزوی حصہ ہی اور پوری صداقت بہ نسبت اِس امر کے ایک نہایت اہم معاملہ ہی۔ جو لوگ اِس طرح پر صداقت کے صرف ایک پہلو کو ساری صداقت کی بجائے قبول کر لیتے ہیں اُن میں ایک ضد اور ہٹ پیدا ہو جاتی ہی جسکے سبب وہ پوری صداقت کو قبول نہیں کرتے اور یہی حال دنیا بھر میں مسلمانوں کا ہی کہ جس وقت پوری صداقت اُن کے پاس پیش کیجاتی ہی تو وہ اُسے رد کر دیتے ہیں بلکہ اُس کا مقابلہ کرنیکو تیار ہو جاتے ہیں +

مندرجہ عنوان قول ایک مسیحی کا ہی جو سترہ سَو برس ہوئے کہ اُس نے بیان کیا تھا اور جو ہر ایک سچا مسیحی ہر زمانہ میں مانتا رہا ہی۔ یعنے ہر ایک روح اِنسانی فطرتاً مسیحی ہی۔ کاشکہ نیچری مذہب کے مدرح اِس بات پر غور کریں کہ دنیا کے مذاہب کی تاریخ میں بنی نوع انسان کا دِل اور دماغ اس مسئلہ کے حل کرنیمیں اتنا مصروف نہیں رہا کہ خدا ایک ہی جتنا اِس علی سوال کا جواب ڈھونڈھنے میں کہ گناہ سے کیونکر نجات مل سکتی ہی گناہ اور نجات کا مسئلہ بہ نسبت توحید کے مسئلہ کے بے اندازہ طور پر زیادہ قوت کے ساتھ روحِ انسان میں جوش زن رہا ہی۔ توحید یا بہتر طور پر یوں کہو کہ خدا کیساتھ ایک ہونیکی خواہش ہر ایک انسان کے دل میں موج زن رہی ہی لیکن جن لوگوں نے اس سے بڑھکر زیادہ نہیں پہچانا وہ خدا کے پانے میں بالکل ناکامیاب رہے ہیں۔ یونانی فلسفہ کے مختلف فرقوں کی تاریخ اِس امر میں بڑے زور سے گواہی دیتی ہی بعض فرقوں نے اپنے روح کی پیاس بجھانے کے لئے ساری اشیا کو عدد واحد کی طرف تحویل کرنیکی کوشش کی۔ بعضوں نے مادی توحید کی طرف کو سب اشیا کو منتقل کرنا چاہا بعضوں نے توحید روح کے ذریعہ خدا کو پہنچنے کی کوشش کی لیکن فلسفہ الٰہیات کے مطالعہ کرنیوالوں پر اور ساری دنیا پر روشن ہی کہ خدا شناسی میں کیسے بڑے طور پر یہہ لوگ ناکامیاب رہے۔

اور باوجود اِن ساری کوششوں کے وہ زندگی کا پانی جسے وہ ڈھونڈھتے تھے دستیاب نہوا اور جب انسان اپنی عقل کے ذریعے خدا کو نہ پا سکا تو خدا کو خوش آیا کہ صلیب کی منادی کی بیوقوفی کے ذریعے اپنے تئیں ظاہر کرے۔ وہ کیا چیز ہی جس کے واسطے اِنسان کی روح تڑپتی ہی؟ وہ کیا چیز ہی جس کے واسطے روح بھوکھی اور پیاسی ہی؟ وہ کیا چیز ہی جس کی ضرورت ہر ایک روح کو ہی لیکن بدقسمتی سے بہت روحیں اِس ضرورت کو نظر انداز کر دیتی ہیں؟ وہ چیز گناہ کی معافی روح کا اطمینان اور خدا کے ساتھ پھر ایک ہونا ہی اور یہہ صرف خداوند یسوع مسیح کے دوسرے نام میں ہی۔ ہاں انسانی خیال کی تاریخ میں انسانی زندگی کی تاریخ میں اور انسانی مذہب کی تاریخ میں اِس صداقت کے ثبوت میں شمار سے زیادہ شہادتیں ہیں کہ:-

روح اِنسانی فطرتاً مسیحی ہے

اور اگرچہ عقل گناہ کے وجود سے انکار کرے اور مذہب اُسے ناممکن قرار دے لیکن دِل اپنی معصیت کو پہچانتا ہی اور اپنے عصیاں کا اقرار کرتا ہی اور ہمیشہ انسان کے دل سے یہہ صدا بلند آواز سے آتی رہی ہی کہ "یا خدا مجھ پر مجھ گنہگار پر رحم کر" +

+ + +

نور افشاں

پادری اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ اڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب ۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی اے ۔ پادری پی سی اوپل صاحب
اسسٹنٹ ایڈیٹر

سوامی وویکانند کے لکچر گاگو آیگزیمینیشن پر سرسری نظر

(۶) پھر ہم ہندو صاحبان وخصوص وویکانند صاحب سے یہہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ خدا کی شناخت اور علم سے آپ کا کیا مطلب ہی آیا یہی ہے کہ خدا کی ذات وصفات کی شناخت ہے کیونکہ ہر شئے کی ذات وصفات کے پہچاننے سے ہم کو اُس شئے کی شناخت وعلم حاصل ہوتا ہی۔ اگر یہہ مطلب نہ ہو تو آپ فرمائیے کہ پھر آپ کا اور کیا مطلب ہے؟ لیکن اگر یہی ہو تو آپ پر واضح ہو کہ خدا کی ذات کے پہچاننے میں تو بڑے بڑے حکیم بھی قاصر ہیں۔ عوام کا تو ذکر ہی کیا ہی۔ ہم مادی اشیا کی ذات وماہیت سے کما حقہ واقف نہیں ہوتے۔ چہ جائیکہ خدا کی ذات وماہیت سے واقف ہو سکیں تو پھر آپ صاحبان فرمائیے کہ کونسی مورتیں ہم کو خدا کی ذات وماہیت کا علم کیونکر بیان کر سکتی ہیں یا یہہ فرمائیے کہ مورتوں کی صورت میں خدا کی ذات سے کیا مناسبت ہی؟ (جیسا کہ ہم اپنی چار دلیل میں ثابت کر چکے) جن کے ذریعہ سے خدا کی ذات کا علم وشناخت ہم کو حاصل ہو سکے مگر رہی صفات تو ہاں ہم کو اشیاء کی خواص وصفات کا علم ایک درجہ تک حاصل ہو جاتا ہی۔ اسی طور پر ہم کو خدا کی صفات کا علم بھی ناقص طور پر ایک درجہ تک حاصل ہو جاتا ہی۔ مثلاً خدا کی رحمت وقدرت وحکمت پاکیزگی۔ وغیرہ اور یہہ سب اُسکی خلقت کے کاموں پر غور ومطالعہ کرنے سے (نہ مورت پر) نظر آتی ہیں۔ (الہام سے زیادہ صاف طور پر) پر مورت ہم کو اس میں بھی صاف جواب دیتی ہی (دیکھو ہہ دلیل) ہاں مورت کی خوبصورتی و وضع وقطع کی ساخت سے مورت کے کاریگر کی صفات تو ظاہر ہوتی ہیں جس طرح خلقت سے خالق کی۔ یا مورتوں سے ہندو اوتاروں کی شکل وصورت جن کی یاد میں یہہ مورتیں بنائی جاتی ہیں۔ اور جن کا علم دلانے اور شناخت کرانے میں بلاشبہہ ہم بھی مانتے ہیں کہ یہہ کسیقدر کام کی چیزیں ہیں۔ پر ہمارے ہندو بھائی اس کو ہمیشہ چھپاتے ہیں۔ لیکن یہہ ہم نہیں جانتے کہ مورت کے ذریعہ سے خدا کی کونسی صفات مذکورۂ بالا کا خیال وعلم کسی جاہل ہندو کو حاصل ہو جاتا ہی۔ میرے خیال میں تو ہندو صاحبان کا مورتوں کی نسبت یہہ عذر پیش لانا ایسا ہی ہی۔ جیسا کہ بعض لوگ ایک جھوٹ کی تائید کے لئے دوسرا جھوٹ بناتے ہیں۔ پس بیان مذکورۂ بالا سے یہہ امر صاف ظاہر ہوتا ہی کہ ہم خدا کی ذات وصفات کا علم مورتوں کے ذریعہ سے حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ خلقت کی چیزوں سے خدا کی صفات کا علم حاصل ہوتا ہی۔ تو ہمارے ہندو بھائیونکو واجب ہی کہ وہ بھی مثل عیسائیوں کے عوام کو خلقت کی چیزوں سے خدا کی شناخت کرا دیں (اور زیادہ روشنی کے لئے الہام کو کام میں لاویں) نہ کہ خلقت کو خدا بنا کر پرستش کرنے لگیں +

(۷) پھر آپ کا یہہ بیان کہ خدا کا خیال حاصل کرنے کے لئے مادی مورت بنانا ضرور ہی۔ ہندو مذہب کی رو سے مورت بنانی اور پوجنے کی نسبت پوری صداقت کا اظہار نہیں ہی۔ بلکہ بناوٹی ہی۔ تاکہ اپنے تئیں اُن لوگوں کے حملہ اور اعتراضوں سے بچاویں جو خدا کی مورت بنا کر نہیں پوجتے۔ کیونکہ میرے خیال میں مورت بنانے کا سبب یہہ ہی کہ ہندو صاحبان بہت سے اوتاروں کے قائل ہیں۔ چنانچہ یہہ مورتیں انہیں اوتاروں کی بنائی جاتی ہیں۔ تاکہ اُن اوتاروں کی یاد و پرستش کیجاوے اور جس حال کہ مورتوں کے بنانے میں یہہ خصوصیت رکھی جاتی ہی۔ کہ وہ کسی نہ کسی اوتار کی شکل وصورت پر بنائی جاتی ہی۔ مثلاً گنیش جی کی مورت کی ہاتھی کی سونڈ و کرشن جی کی مورت کالی رنگ وغیرہ کی۔ تو سوامی صاحب کا یہہ بیان کہ ”ہم اپنے بدن یا دل کے قوانین سے کسی نہ کسی طرح پر ایسے مجبور ہیں کہ لامحدودیت کی تصویر کو نیلے آسمان یا سمندر کی تصویر سے اسوشیٹ کرتے ہیں۔ اسی طرح پر ہندوؤں نے (خدا کی) پاکیزگی سچائی ہمہ جا حاضری اور دیگر تصورات کو مختلف مورتوں اور صورتوں سے اسوسئیٹ کیا ہی“ صریح بناوٹی اور فریب دہ ہی یا نہیں؟ +

(۸) پھر آپ کی بناوٹ اور دھوکہ بازی ایک اور امر سے بھی ظاہر ہوتی ہی۔ اور وہ یہہ ہی کہ ہندو صاحبان مورت بنا کر یا خرید کر یوں ہی اپنے گھروں یا مندروں میں نہیں رکھ لیتے ہیں۔ اور اُس کے ذریعہ سے نادیدنی خدا کی صفات کا دھیان کرنے لگتے ہیں۔ بلکہ اُس مورت کو پوجنے سے پہلے اپنی مذہبی کتابوں کے منتروں کے ذریعہ سے خدا بناتے اور اُس میں جان ڈالتے ہیں۔ جسے پران پرتشٹا کہتے ہیں۔ چنانچہ ہم اپنے اس بیان کی تصدیق میں ایک انگریزی رسالہ۔ پاپولر ہندوازم Popular Hinduism سے بابو رام موہن رائے صاحب کا بیان اس امر میں نقل کرتے ہیں (یہہ رام موہن رائے وہی ہیں جنہوں نے ہندو مذہب کے دریافت کرنے میں بہت خاک چھانی۔ آخر کو اسے جھوٹا جانکر برھمو سماج کی بنیاد ڈالی) چنانچہ بابو صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ”بعض یورپین صاحبان

جو اپنے اصولوں میں بہت ہی دریادل اور وسیع خیال ہیں مگر ہندوؤں کی بُت پرستی کے رسوماتی حصہ سے ناواقف ہو کر بُت پرستی کی نسبت عذر خواہی کرتے اور اُسکی ایسی شرح بیان کرتے ہیں کہ جو بظاہر کسی قدر پسند کے قابل ہیں۔ مگر محض بے بنیاد ہی۔ وہ اِس بات کے خیال سے راضی ہو جاتے ہیں کہ وہ بُت جنہیں ہندو بنا کر پوجتے ہیں اُنکو خدا کی حیثیت سے نہیں دیکھتے اور نہ خدا کی صفتوں کو انہیں حقیقی پرسانیفکیشن (Personification) سمجھتے ہیں (یعنی الٰہی صفات کو اُن بُتوں میں مجسم مانتے ہیں) بلکہ اُن کو محض ذریعہ یا آلہ جانکر اپنے خیالوں اور دلوں کو اُن صفات کی تصور و دھیان میں لگاتے ہیں جو صفات مختلف صورتوں اور مورتوں کے ذریعہ سے بطور علامت و نشان کے ظاہر کی جاتی ہیں ٭

مجھے اِس بات کے دیکھنے کا اکثر موقع ہوا کہ بہت سے ہندو جو انگریزی زبان سے واقف ہیں اِس شرح کو جو بُت پرستی کی عذر خواہی کے لئے بظاہر پسندیدہ نظر آتی ہی۔ اکثر کام میں لاتے ہیں بہ نسبت کسی اور دلیل کے جو اُن کے رہنماؤں کی طرف سے پیش کیجاتی ہی گو مذکورہ بالا شرح اور عذر خواہی اُن کے ایمان اور عمل کے بالکل برعکس ہیں۔ ہندوؤں کے اِس قسم کے بیانات یورپین صاحبان کو بالطبع اپنے اُن خیالوں کی تائید میں مستحکم کر دیتے ہیں جو بُت پرستی کے غایت درجے کے بطلان سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہندوستان میں اُسکا وجود ہی نہیں ہی۔ اِس عذرداری کی بطالت پر رام موہن رائے صاحب یوں فرماتے ہیں۔ "کہ ہندو اِن دیوتوں کی مورتوں کو محض آلہ کی حیثیت سے نہیں مانتے۔ تاکہ اُن کے دل اُس فرضی ہستی کی تصور میں بلند پروازی کرنے لگیں۔ بلکہ وے (یعنی مورتیں) فی نفسہ پرستش کی چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہندو جب بُت کو بازار میں خریدتے۔ یا اُسکو اپنے ہاتھ سے بناتے یا اُن کی زیر نگرانی بنایا جاتا۔ تو اُن کا ہمیشہ یہہ دستور ہی کہ چند رسومات ادا کرتے جسکو پران پرتشٹھا کہتے ہیں۔ (یعنے اُس بُت میں جان ڈالنے کی رسم) جس کے وسیلہ سے وے یقین کرتے ہیں کہ اُس بُت کی مادی ذات تبدیل ہو جاتی ہی اور اِس طور پر اُس کو نہ صرف زندگی ہی ملتی ہی۔ بلکہ فوق العادی طاقت بھی حاصل ہو جاتی ہی۔ اور اُس کے تھوڑے عرصے بعد اگر وہ بُت مذکر جنس سے ہی۔ تو اُسکی شادی مونث جنس کے ساتھ ہو جاتی ہی۔ اور یہہ شادی ویسی ہی دھوم دھام سے ہوتی ہی۔ جس طور سے کہ اُن کے اپنے بچوں کی ہوتی ہی۔ اور جب یہہ رسومات پورے ہو جاتے ہیں تو دیوی یا دیوتا اُن کی قسمت کے فیصل کرنیوالے بن جاتے ہیں اور ہمیشہ اُنکی پرستش ہوتی رہتی ہی"۔

(۹) ہم اپنے مذکورہ بالا دعوی کی تائید میں ایک اور شہادت ڈاکٹر راجندر لال متر کی مشتہر کتاب پاپیولر ہندوازم سے اقتباس کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ مہادیو کی مورت کی نسبت جو اڑیسہ کی بھونیسر کے مندر میں ہی مندرجہ ذیل رسومات ادا کیجاتی ہیں ٭

(۱) صبح کے نمود ہونے پر گھنٹے بجائے جاتے ہیں۔ تاکہ دیوتا کو نیند سے جگا دیں ٭

(۲) چراغ جن میں بہت سی بتیاں ہوتی ہیں اُن کے سامنے گھمائے جاتے ہیں ٭

(۳) دیوتا کے دانت بذریعہ مسواک رگڑ رگڑ کر اور پانی ڈال ڈال کر صاف کئے جاتے ہیں ٭

(۴) پھر اُس پتھر کا غسل بہت سے پانی کے گھڑوں سے کرایا جاتا ہی ٭

(۵) دیوتا کو کپڑے پہنائے جاتے ہیں ٭

(۶) چھوٹی حاضری کے وقت مٹھائی و دہی ناریل کی طرح چڑھائی جاتی ہی (یعنی ناشتہ کرایا جاتا ہی) ٭

(۷) بڑی حاضری کے وقت مال پوے اور دیگر قسم کے کھانے چنے جاتے ہیں ٭

(۸) دیوتا کے لئے وقت وقت کے کھانے معین ہیں۔

(۹) دوپہر کے وقت کاری چاول۔ کیک۔ ملائی وغیرہ تناول فرمائے جاتے ہیں۔ اور اُسوقت پنڈے چراغ جلا کر گھماتے اور بخور جلاتے ہیں ٭

(۱۰) تیسرے پہر یعنے چار بجے کے وقت بہت شور کے ساتھ بے سُرے باجے بجائے جاتے ہیں۔ تاکہ دیوتا نیند سے جگایا جاوے اور دوپہر سے تیسرے پہر تک مندر بند رہتا ہی۔ تاکہ دیوتا سوتا رہے ٭

(۱۱) مٹھائی چڑھائی جاتی ہی ٭

(۱۲) تیسرے پہر کا غسل دلایا جاتا ہی ٭

(۱۳) جس طرح صبح کو کپڑے پہنائے جاتے۔ اِس وقت بھی پہنائے جاتے ہیں ٭

(۱۴) اور کھانا چُنا جاتا ہی ٭

(۱۵) پھر ایک غسل کرایا جاتا ہی ٭

(۱۶) پورے طور پر لباس پہنایا جاتا ہی۔ اور قیمتی پوشاکیں زرد رنگ کے پھول اور خوشبوئیں چھوڑ کر رکھی جاتی ہیں ٭

(۱۷) پھر کھانا کھلایا جاتا ہی ٭

(۱۸) بعد ایک گھنٹہ کے رات کا کھانا چنا جاتا ہی۔

(۱۹) پانچ بُرقہ پہنے ہوئی عورتیں اور ایک ڈور وجو ناچ میں استعمال ہوتا ہی۔ لائے جاتے ہیں۔ اور اُن پر نذریں چڑھائی جاتی ہیں ٭

(۲۰) سوتے وقت چراغ جلا کر پھر گھمائے جاتے ہیں ٭

(۲۱) مندر میں ایک پلنگ لگایا جاتا ہی اور تب دیوتا صاحب سونے کو تشریف لیجاتے ہیں ٭

ناظرین ڈاکٹر صاحب کے بیان سے جو ہندوؤں

معلوم کر سکتے ہیں کہ اگر بُت جیسا کہ ویکانند صاحب بیان
کرتے ہیں کہ محض دھیان جمانے اور خدا کی صفات کاعلم
بخشنے کے لئے صرف آلہی ہے ۔ تو ان رسومات کے ادا کرنیکا
کیا مطلب ہے ۔ اور اس بُت کے ساتھ ان رسومات کے
ادا کرنے سے خدا کی کونسی صفت کا تصور پیدا ہوتا ہے ۔ کیا
اِس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ مورت کو زندہ سمجھ کر
اُسکی ہی پرستش کیجاتی ہے ۔ اور کہ یہہ مورت فرضی نہیں ہے
بلکہ ہندوؤں کے ایک دیوتا یعنے مہادیو کی ہے ۔ پس اِس
سے گمان غالب ہوتا ہے ۔ کہ ہندوؤں میں جتنی مورتیں
پوجی جاتی ہیں ۔ وہ کسی نہ کسی دیوتا کی یادا ور پرستش
کے لئے بنا کر پوجی جاتی ہیں ۔ علاوہ اس کے ہم نے کسی
ہندو کو آج تک کسی فرضی مورت کو بنا کر تاکہ خدا کی کسی صفت
کا خیال کریں پوجتے نہیں دیکھا ۔ بلکہ ہر جگہاں ہی
کی مورتیں دیکھی جاتی ہیں ۔ جو کسی زمانہ میں اُن کے اعتقاد
کے موافق دیوی یا دیوتا تھے ۔ پس اب ناظرین
انصاف کریں کہ آیا سوامی صاحب کا بیان ہندو مورتوں
کی نسبت حقیقت و صداقت سے دور ہے یا نہیں +

مراسلات

میری وہی بائبل ہے

پیارے ناظرو ۔ آپ نے مدت مدید سے یہہ دعوے
سُنے ہونگے کہ بائبل تحریف ہو گئی ۔ اسکو بیدینوں نے تحریف
کر دیا ۔ اس کو بدعتیوں نے تحریف کر دیا ۔ اس کو دیندار
عیسائیوں نے تحریف کر دیا ۔ یہہ بائبل مسیح کے نام سے
بلکہ تحریف ہوتی چلی آئی ۔ وغیرہ ۔ جیسا کہ دیانندی لیکھرام

اور محمد فیروزالدین اور شرف الحق دہلوی وغیرہ نے
دعوے کئے ۔ ہم نے بغور و فکر مخالفین اور منکرین بائبل
کے دعووں اور دلیلوں کو دیکھا ۔ اور بقدر لیاقت انکی
چھان بین کی ۔ اور انکی قیاسوں کی ترتیب پر تامل کیا ۔
تاکہ راستی معلوم ہو ۔ پر راستی کہاں ۔ گدھے کی سینگ میں
گئی ۔ پہاڑ کھودا ۔ چوہیا کی دُم تک ندارد ۔ لہذا مجبور
ہو کر ان حاسدین دین عیسوی کی تحریرات پر کچھ کہنا
پڑا ۔ اگرچہ یہہ نیا اعتراض نہیں ۔ اور نئے دلائل
نہیں تو بھی ہم اہل انصاف کے روبرو صاحبان مذکور
سے انصاف طلب کرنے سے عاجز نہیں ہو سکتے ۔
لہذا یہہ چند سطور خدمت میں نذر کیجاتی ہیں ۔ تاکہ صداقت
کا اظہار اور بطالت پامال ہو ۔ (وہو ہذا)

پیارے ناظر اور مخاطب ۔ یہہ بات صاف روشن
ہے کہ اگر کوئی شخص بائبل کو بدل سکتا تھا تو وہی بدل
سکتا تھا ۔ جس کو کُل بائبل پر کلی اختیار حاصل ہوتا اور
جس کی قید میں بائبل کُلی طور سے مقید ہو جاتی ۔
بغیر اس کے جیسا کہ آپ پر روشن ہے ۔ یہہ کام غیر ممکن تھا
کیونکہ جب تک کُل بائبل کی کاپیاں اس کے قبضے میں
نہ ہوتیں ۔ اس کا دلی مقصد پورا ہو نہیں سکتا تھا ۔
اسلئے کہ اگر وہ صرف اُس بائبل میں کچھہ بڑہاتا جو صرف
اُس کے پاس تھی ۔ تو اُس کا یہہ بڑا کام اور تمام بائبل
کی کاپیوں میں جو اُس کے قبضے میں نہیں ہیں ۔ اجرا پا
نہیں سکتا تھا ۔ پس جبکہ ایسا ہونا ایک معجزے کی قدرت
کو طلب کرتا تھا ۔ تو کیسے ممکن تھا کہ بائبل تحریف ہو سکتی ؟
اے بزرگان دین محمدی اور مقلدان دیانندی
کیا آپ نے ایسے آدمی کا نام لیا ہے جس کو ایک ہی
وقت میں یا اُسکی عمر و حیات میں ایسا اختیار حاصل
تھا کہ کُل بائبل اُس کے گھر میں مقید تھی ۔ اور اس نے
منشی بلا کر اس کام کو یا خود ہی شروع کیا ؟ اگر نہیں

تو ضرور میری بائبل وہی ہے ۔ اور آپ صاحبان باطل
پر ہو ۔ صرف اندھی تقلید کو درست ٹھہرانے کے لئے
بائبل کے اعتبار کو اپنی بے بنیاد دلیلوں سے کم کرنا چاہتے
ہو +

پیارے ناظرین ہم نے انکی تمام تحریرات میں کسی آدمی کا
جس کو ایسا اختیار کسی زمانے میں حاصل تھا ۔ نام تک نہیں
دیکھا ۔ شاید الہام قادیانی میں خطا ہوئی ۔ اس لئے کہ
مخالفین اس امر میں خاموش بے ہوش ہیں ۔ ہم اُنکے
سامنے دعوے سے کہتے ہیں کہ موسیٰ کے وقت سے
حال تک ایسا کوئی آدمی نہ تھا جس کو کُل بائبل پر کسی
زمانے میں اختیار حاصل تھا جس نے بائبل کی تحریف
کا بیڑا اُٹھایا ۔ اور وہ کامیاب ہو گیا ۔ اگر کسی کا نام
یاد آئے تو مخالفین بائبل ظاہر کریں ۔ ورنہ
میری وہی بائبل ہے +

اس کے سوا اگر کوئی آدمی بائبل کو تحریف کرنا چاہتا
وہ ضرور بائبل کا دشمن ہو کر اس کام کو انجام دیتا ۔
اور کوئی بائبل کا طرفدار اور خدا پرست اس کام کو
کر نہیں سکتا تھا ۔ پس اب لازم آیا کہ بائبل کے
مخالف ثابت کریں ۔ کہ وہ شخص جس نے کُل بائبل
کی اشاعت پر کُلی اختیار حاصل کیا ۔ بائبل کا دشمن تھا
دوست نہ تھا ۔ پر یہہ بھی کسی صاحب کو یاد نہ آیا ۔ اور
نہ بتلایا ۔ کہ وہ فلاں مخالف بائبل تھا ۔ پس میری
بائبل وہی ہے ۔ اس لئے کہ کوئی بائبل کا دوست
اور بائبل کا ماننے والا ۔ بائبل کی بربادی کا خواہاں
ہو نہیں سکتا ہے ۔ اور دوسرا اب تک ثابت نہیں
اور وہ اس امر میں خاموش ہیں ۔ تو ضرور میری بائبل
وہی ہے +

ماسوا اس کے فرض کرو کہ کسی نا معلوم طور سے
کسی مخالف بائبل نے کُل بائبل پر کلی اختیار حاصل

کیا۔ اور تمام بائبل کی اشاعت پر اُس نے قبضہ کر لیا تو اب ایسے قوی مخالف پر جسکی دلی آرزو یہہ تھی کہ بائبل کو بیخ و بن سے اُکھاڑ ڈالے۔ کیا فرض تھا؟ ۔ اور اس کے ایسا کرنے سے کیا غرض تھی؟ ❊

اے شکوٹیو اور دہلی کے حافظو اور دیانندیو کیا اس آدمی کا فطرتاً یہہ فرض نہ تھا کہ بائبل کو معدوم کرے؟ کیا اس کا یہہ فرض تھا کہ وہ بائبل کے بعض جملوں کو میٹھکر بدلے۔ یا یہہ کہ وہ بائبل کو صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیوے؟ اور اُسکی غرض بائبل کے معدوم کرنے سے پوری ہو سکتی تھی۔ یا بائبل کو تحریف کرنے سے؟۔ ہمارے مخاطبو اگر آپ انصاف کا خون کرنا چاہو۔ تو یاد رکھو کہ اس زمانے میں سب آپ جیسے کرم خوردہ اور دقیانوسی خیالات کے انسان نہیں ہیں جو جبراً کسی وحی کی تصدیق پر بغیر غور و فکر کے صاد کرنے کو تیار ہونگے۔ اور تمہارے دعووں کو الہام قادیانی جان کر صدق دل سے قبول کر لیں گے۔ بلکہ اس کا نام تحریر نہیں۔ اَب بتلائیے کہ اگر محرفِ بائبل حقیقت میں مخالف بائبل تھا جس نے بفرض محال کل بائبل کی اشاعت پر کلی اختیار حاصل کر لیا تھا اور جس کے دل میں خوفِ خدا نام کو نہ تھا۔ اور جو حقیقت میں بائبل کی عزت و تعظیم نہیں کرتا تھا۔ اور جو حقیقت میں اگلی یا آنے والی پشتوں کو بائبل کی اطاعت سے باز رکھنا چاہتا تھا۔ اور بائبل سے قلبی عداوت رکھتا تھا۔ اُس کے زوال کا خواہاں تھا۔ اور جو اگر کچھ علم و لیاقت بھی رکھتا تھا۔ وہ بائبل کے ساتھ فطرتاً کیا سلوک کرتا؟ کیا وہ وہی سلوک نہ کرتا جو محمد صاحب نے اہلِ کتاب کے ساتھ کیا۔ اور فی زمانہ محمدی اپنے مخالفوں کے ساتھ کرتے چلے آئے ہیں۔ کیا وہ ایسی بیہودگی اختیار کر کے صرف بائبل کی تحریف کرتا۔ یا بائبل کو عدم کی گود میں سلا دیتا؟ بھلا صاحبو جبکہ محمد صاحب نے محض اُمّی ہو کر اپنے دشمنوں کو نابود کرنا اپنا فرضِ عین بنا لیا۔ تو کتنا زیادہ ایک ذی علم مخالف کے لیئے یہہ ضروری امر تھا کہ وہ بائبل کو نابود کرے؟

اے ناظر جبکہ یہہ مخالف جس کو بائبل پر اختیار مطلق حاصل تھا۔ بائبل کو معدوم نہ کر سکا۔ حالانکہ کرنا چاہیئے تھا۔ تو کیسے ممکن ہے کہ مخالف ایک آسان کام کو ترک کر کے تحریف میں جو بڑا مشکل کام ہے۔ مگر ہمت کو باندھکر کرتا جس حال کہ وہ آسانی سے اپنے مطلب کو حاصل کر سکتا تھا۔ پس اگر محرف نے بائبل کو معدوم کرنے کی قدرت رکھکر اس کو معدوم نہ کیا اور نہ کر سکا۔ تو یہہ بات کہ اُس نے تحریف کی سراپا غلط اور فریب سے پُر ہے۔ اگر اس نے تحریف کی تو ہماری دانست میں مولوی صاحبان کے بے بنیاد دعووں سے بڑھکر حماقت اور کمزوری ظاہر کی اور ضرور محرف مجبور اور بے عقل تھا جو کسی علمی قدرت سے روکا گیا۔ پر بائبل ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے۔ یہہ ثابت کر رہی ہے کہ میں وہی ہوں جسکو کوئی معدوم نہ کر سکا۔ پس تحریف سے کیا مراد ہو سکتی تھی جبکہ معدوم کرنے سے مراد کا بر آنا فضول خیال کر کے محرفِ بائبل کی نظر میں رد کیے جانے کے لائق ٹھہرا۔ پس تحریف محال تھی۔ اور ہے اور ہوگی میری وہی بائبل ہے ❊

اس کے سوا فرض کیا کہ محرفِ بائبل بے وقوف تھا جس نے صرف بائبل کی تحریف سے مطلب براری دیکھی اس وجہ سے وہ تحریف کرنے لگا۔ پر ہم پوچھتے ہیں اور ادب سے عرض کرتے ہیں مگر پھر وہ کیا تحریف کرتا؟ ❊

آیا وہ بائبل کی عین ضد کو بائبل میں داخل کرتا یا نہ کرتا؟ کیا وہ بائبل کے عین موافق کو بائبل میں داخل کرتا یا بائبل کے موافق کو بائبل سے خارج کرتا ❊

اے ناظر تیری عقل کونسی بات کو پسند کرتی ہے؟

کیا محرف بائبل کے عین موافق کو بائبل میں لکھتا؟ اگر وہ ایسا کرتا بھی تو بائبل کو کیا نقصان ہو سکتا تھا؟ اور محرف کا کیا منشا اور کام اس سے سدھ ہو سکتا تھا ہماری دانست میں وہ کبھی ایسی بے وقوفی کا مرتکب نہ ہوتا۔ رہی یہہ بات کہ محرف نے بائبل کے عین موافق کو کُل بائبل سے خارج کر دیا۔ اور یہی محرف کرتا بھی۔ پھر بائبل کہاں رہتی؟ جب کہ محرف عین بائبل کے موافق کو نکال دیتا۔ تو صاف ثابت ہے کہ لفظ بائبل بھی اپنے موافق کے ساتھ جاتا۔ کیونکہ جو کچھ اس بائبل میں تھا جو محرف کے ہاتھوں میں تھی۔ وہی موافق بائبل تھا۔ اور اس کُل کے خلاف وہ تھا جو اس کُل میں پایا نہ جاتا تھا۔ پس فرضیہ محرف بائبل نے کُل موافق بائبل کو خارج کیا ہوگا۔ تو جو حال اس موافق بائبل کا محرف نے کیا ہوگا۔ وہی حال بائبل کا ہوگا۔ اگر محرفِ بائبل نے عین موافق بائبل کو نکالکر جلا دیا ہوگا۔ تو بائبل ہاں کُل بائبل جلا دی گئی ہوگی اور اگر اس موافق بائبل کو کوئیں میں ڈالا ہوگا۔ تو کُل بائبل کوئیں میں گئی ہوگی۔ پس محرف بائبل تحریف کس میں کرتا ہوگا؟ یوں کہو کہ وہ نئی کتاب میں یا نئی بائبل لکھتا ہوگا۔ یہہ دوسرا امر ہے۔ پر تحریف کیسے وہ بائبل میں کر سکتا تھا؟ صاحبان محال ہے۔ پس میری وہی بائبل ہے۔ کیونکہ منکرین بائبل خود ہی کہتے ہیں کہ بائبل میں تحریف ہو گئی۔ پس کیسے تحریف ہو گئی۔؟ فرمائیے تو۔ وہ دلائل کونسے وقت کے لیے رکھ دیئے جو مخالفین پیش نہیں کرتے ❊

یا محرف بائبل بائبل کے عین خلاف کو بائبل میں

داخل کرسکتا تھا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو ضروری امر تھا کہ جس بات کے خلاف وہ کچھ لکھنا چاہتا اور بائبل میں داخل کیا چاہتا بیشتر اس حکم یا بات کو خارج کرتا۔ تاکہ اُس کی بے ایمانی لوگوں پر ظاہر نہ ہوتی اور وہ اپنا مطلب حاصل کرتا۔ اور اسبات کے لئے یہہ بھی ضروری امر تھا کہ جو کچھ کل بائبل میں ہو اس کل کا خلاف وہ داخل کرتا۔ مثلاً بائبل الہام سے لکھی گئی کی جگہہ وہ لکھتا کہ بائبل الہام سے نہیں لکھی گئی مُردے جلائے کی جگہہ وہ لکھتا کہ نہیں جلائے۔ وغیرہ۔ تب وہ اپنا مقصد شاید حاصل کرلیتا۔ پر اے ناظرین کیا عین بائبل کی مخالفت بائبل میں ہے؟ ہرگز نہیں جیسا کہ تو جانتا ہے۔ پھر کیا تحریف کیا گیا؟ کچھ نہیں حرف تک نہیں یہہ مخالفت صرف لاعلمی اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ پس میری بائبل وہی ہے۔

علاوہ ازین۔ بمشکل تمام فرض کیا کہ کسی نامعلوم طور سے بائبل تحریف ہوگئی + اب یہہ بات پیشتر بیان ہو چکی کہ محرف کیسا ہی ہو جو بائبل میں تحریف کرنا چاہے وہ ہر حال میں بائبل کا عین دشمن ہوگا۔ اور عین مخالف بائبل ہوگا۔ اور کسی کا ہونا امر محال ہے۔ جس کی بعد کو تحقیقات ہوگی۔ پس محرف یا تو۔

١ بت پرست ہوسکتا ہے۔ کیونکہ بائبل بت پرستی کی بنیاد اکھیڑنے والی کتاب ہے +

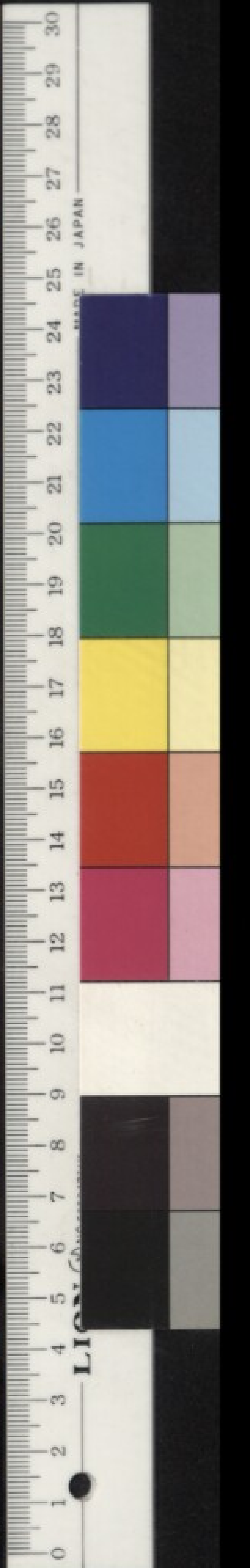
٢ یا نفس پرست اور خواہش پرست ہوسکتا ہے کیونکہ بائبل اُن کی بھی خبر لیتی چلی آئی ہے اور لے رہی ہے +

پس اگر محرف بائبل بت پرست مانا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کیا تحریف کریگا۔ اے عقلمند ناظر کیا وہ ایسی باتیں بائبل میں داخل کرسکتا ہے جس کی خبر اُس کے فرشتوں کو نہ ہو؟ وہ کہاں سے ایسے خیالات لائیگا جس کی اس نے تعلیم نہ پائی ہو؟ اور یہہ روشن ہے کہ بت پرست نے بت پرستی کی تعلیم پائی ہوگی۔ پس اگر ایسا شخص بائبل میں تحریف کرنا چاہتا۔ تو کیا وہ بت پرستی کے مسائل کو اس میں نہ لکھتا۔ اور دیوی دیوتاؤں کی تصویریں بائبل کے ہر صفحہ پر نہ کھینچتا؟ اس کو اسبات سے کون روک سکتا تھا۔ پر کیا بائبل میں بت پرستی کا کہیں نام و نشاں ہے۔ کہیں اندر دایو کا پتا ملتا ہے کہیں ۳۳ یا ۳۳ کروڑ کی بو بائبل میں سے آتی ہے؟ پھر اے صاحبان کیا یہہ غضب نہیں کہ کاذبوں کے اعتراض بے ثبوت مان لئے جائیں؟ پر ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ بت پرستی کی جیسی مخالفت فی زمانہ بائبل کرتی چلی آئی ہے اور کر رہی ہے دنیا کے تختے پر دوسری کتاب نہیں۔ "تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا۔ تو اُن کے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ اُن کی عبادت کر" پس میری وہی بائبل ہے۔

اگر محرف بائبل بے دین اور نفس پرست تھا۔ جو نہ بائبل کی پرواہ رکھتا تھا اور نہ بت پرستی کی بلکہ محض اپنے نفس کی خواہش کا پیرو کار تھا۔ تو اول تو ایسے شخص کو بائبل کی تحریف سے کچھ واسطہ نہ تھا۔ دوئم اگر اُس نے تحریف بھی کی تو آپکی دانست میں کیا تحریف کی ہوگی؟ وہ بلاشک تمام بائبل میں زناکاری اور حرامکاری اور خون اور جھوٹ وغیرہ کو ہر جگہہ روا رکھتا۔ اور وہ تمام احکام خارج کرتا جس سے نفس پرستی پر ملامت ہوتی۔ ہاں وہ پیشتر یہہ مقام خارج کرتا گلتی ۵: ۱۹۔ ۲۱ اور جسم کے کام تو ظاہر ہیں۔ یہی زنا۔ حرامکاری۔ ناپاکی۔ شہوت۔ بت پرستی۔ جادوگری۔ دشمنیاں۔ قضئے۔ رشک۔ غضب۔ جھگڑے۔ جدائیاں۔ بدعتیں۔ ڈاہ۔ خون۔ مستیاں اوباشیاں۔ اور جو کام کہ ان کی مانند ہیں۔ اور ان کی بابت میں تمہیں آگے سے جتاتا ہوں جیسا کہ میں نے اُس وقت بھی آگے سے جتا دیا کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے" کیوں صاحبان یہہ کام اور یہہ تحریر کسی نفس پرست شخص کی ہوسکتی ہے؟ اگر ہوسکتی ہے تو ہم ایسے شخص کو کیوں ملہم نہ مانیں۔ کیا بے دین تحریف کرنے میں مسیح کو خدا بنا کر پوجیگا۔ اگر وہ ایسا کرسکتا ہے تو ہم نے دیندار تعلیں سے کیا لینا ہے۔ کیونکہ راستی وہی ہے جو سر چڑھ کر بولے۔ پس بے دینوں کے یہہ فیصلے اور یہہ تحریف جو سراسر ان کے مقصد اور دات سے کچھ بھی علاقہ نہیں رکھتی بائبل کے غیر متغیر ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر بے دین ایسی تحریف کرسکتا ہے جس کا نمونہ اوپر دیا گیا تو یہہ بائبل کے موافق ہے عقل کے موافق ہے کون دیوانہ اور مجہول اس کو تحریف کہیگا یہہ تو عین بائبل کے موافق ہے۔ اور بائبل وہی ہے جو بائبل کے موافق ہے۔ پس میری بائبل وہی ہے +

اے ناظرین کیا آپ انصاف نہ کرینگے اور ان بیہودہ دعووں پر نفرت سے نہ دیکھیں گے؟ اگر آپ ایسا سفلہ پن اختیار کریں گے تو یہہ آپکی شرافت اور لیاقت سے بعید ہوگا۔ پس آپ ان کاذبوں کا ثبوت دیکھئے جو لوگوں کو گمراہ کرنے پر ۱۳ سو برس سے اُدہار کھا بیٹھے۔ اور اب سوا انکو اس کے اور کچھ پاس نہیں رکھتے ہیں۔ کیا وہ کوئی ثبوت رکھتے ہیں؟ میری وہی بائبل ہے۔ جس کا ایک شوشہ بدلنا آسمان و زمین کے بدلنے کی نسبت گراں قدر ہے۔ پس تحریف بائبل محال ہے +

بھلا ناظرین۔ کوئی یہہ بات قبول کرسکتا ہے کہ محرف بائبل ایسے مسائل بائبل میں ملائے جو اس کی عقل و فکر میں نہ آویں۔ اور پھر وہ بھی ایسے خیالات کہ جو کسی حالت میں بائبل کے خلاف نہ ہوں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مخالفین کیا صداقت رکھکر یہہ اعتراض کرتے ہیں۔ اور کیوں اپنے باطل دعووں سے باز نہیں آتے۔ پس جبکہ کوئی مخالف بائبل تحریف کا کام نہ کرسکا اور اپنا مدعا دلی پورا کرنے نہ پایا۔ اور کوئی بات حسب منشا بائبل میں داخل نہ کرسکا۔ اور نہ ایسے احکام نکال سکا جو اُس کی نفس پرستی پر ملامت کرتے تھے۔ اور بت پرستی کی بیخ کنی کے باعث تھے۔ حالانکہ اگر کوئی ایسا شخص مقدور پاتا تو وہ ضرور ایسا ہی کرتا اور یہی اُس کو کرنا چاہئے تھا۔ پر نہ کرسکا اور نہ ہوسکا پھر بائبل میں کیا تحریف کردی؟



اور کیا نکالدیا؟ اور کیا داخل کردیا؟ اور کس نے اور کب تحریف کی؟ جب کہ ہمارے پاس دلایل کا ایسا مستحکم سلسلہ قایم ہے جو بائبل کی تصدیق میں کافی ووافی ہے۔ تو پھر جب تک ہماری دلایل کی کافی نفی ثابت نہ ہو مخالفوں کا دعویٰ قبول کرنا پرلے سرے کی حماقت اور جہالت ہوگی۔ پس کون مدعی تحریف کا ہماری دلایل کو نظرانداز کرسکتا ہے۔ حالانکہ ہم اُن کی گت بنائینگے انشاء اللہ تعالیٰ پس یہاں تک مخالف بطالت اور گمراہی کے پیرو پائے گئے۔ اور بائبل بلا تحریف ثابت ہوتی چلی آئی اور سنئے۔ اگر کسی زمانے میں مخالفین اور منکرین اور محرفین بائبل حقیقت میں بائبل کی تحریف میں کامیاب ہوگئے ہونگے۔ تو ثابت ہوگا کہ اس زمانے میں بائبل کسی ایک اہل کتاب کے پاس نہوگی۔ تمام دنیا سے بائبل کا وجود کچھ عرصہ بلکہ کچھ سالوں کے لئے مفقود ہوگیا ہوگا۔ اور تمام اہل کتاب بغیر بائبل کے اور بغیر مذہب کے اور عبادت کے رہے ہونگے۔ اور اس میں کوئی اہل کتاب اپنی مذہبی رسوم کو ادا نہ کرسکتا ہوگا۔ پس وہ زمانہ جیسا کہ ظاہر ہے سخت تاریکی کا زمانہ ہوگا۔ آفتابِ صداقت پر حقیقت میں ابر چھا گیا ہوگا۔ پس اے ناظرین کیا اس زمانے میں اہل کتاب میں کوئی صاحبِ قلم نہ تھا۔ کیا کوئی مخالفِ بائبل اسباب کو ثابت کرسکتا ہے؟ کیا کسی غیرت مند نے غیرت نہ کھائی ہوگی کہ بے ایمانوں اور ظالموں کے ظلم کی اطلاع دیویں۔ کیا ایسا ممکن ہوسکتا ہے۔ کیا یہہ ماجرا بھی محمد صاحب کے معراج کے خواص رکھتا تھا جو کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہوئی۔ اور ایک گھڑی میں مخالفوں نے اپنا برسوں کا کام تمام کرلیا؟ پھر اگر نہیں تو وہ کونسا زمانہ تھا جس میں اہل کتاب کا ایسا حال گذرا۔ کہ اُن میں کوئی بھی واقعات حال کو قلمبند نہیں کرسکتا تھا۔ اے قادیانیوں کوئی ثبوت دیا ہوتا +

اگر کوئی ایسا زمانہ بھی بمشکل تمام اہل کتاب پر آیا جس میں وہ اپنی تکالیف اور مخالفوں کے ظلم کی تصویر نہ کھینچ سکے اور ظالموں کی کارروائیوں کی خبریں مشتہر نہ کرسکے۔ حالانکہ مخالفوں اور محرفوں کو ایسا کرنے کی مطلق ضرورت نہ تھی اور نہ وہ کرسکتے تھے۔ پس اُس زمانے کا گواہ کون تھا جس نے بائبل کی تحریف پر گواہی دی؟ اور کس طور سے معلوم ہوا کہ فلاں زمانے میں بائبل کی یوں تحریف ہوئی۔ کوئی گواہ ایسے زمانہ کا ہوسکتا ہے؟ کیا ہم اس سبب سے کہ کوئی گواہ اُس زمانے کا نہیں جبرائیل کی گواہی کو مان لیں؟ اگر آج قادیانی اور قرآنی جبرائیل نے اپنی گواہی تحریر کروائی۔ تو اُس زمانے میں ان کو کون روکتا تھا؟ تب آپ کہاں گئے تھے جبکہ ایسے گواہ کی بڑی ضرورت تھی؟ پس اِس امر میں کوئی گواہ سچا نہیں ہوسکتا۔ اور نہ مانا جاسکتا ہے۔ پس کن دلایل سے کوئی ہمارے اس دعوی کو رد کرسکتا ہے کہ بائبل بلا تحریف ہمارے ہاتھوں میں پہنچ گئی؟ +

علاوہ اس کے ہم نے یہہ بھی فرض کرلیا کہ اُس زمانے کا کوئی گواہ نہیں۔ پر یہہ محال ہے۔ کیونکہ اگر کسی زمانے میں عیسائی اور یہودی حقیقت میں ایسی بلاؤں میں مبتلا ہوئے تھے۔ تو وہ خود بائبل کے منکر ہوکر غیر قوموں کے حقوق میں حصہ دار ہوگئے ہونگے اور مصیبتوں اور تکلیفوں سے چھوٹ گئے ہونگے + اور مدت تک مذہب بائبل موقوف ہوگیا ہوگا۔ اور تمام اہل کتاب نے بائبل کا مذہب ترک کرکے آرام پایا ہوگا۔ اور مدت تک اہل کتاب کا ایسا ہی حال رہا ہوگا؟ پر اگر یہہ سچ ہو تو اول کس نے بائبل کی منادی کی ہوگی۔ اور کیونکر اہل کتاب پھر اہل کتاب ہوگئے اور بت پرستی سے خدا پرستی کی طرف رجوع کرنا خدا کی قدرت بغیر محال ہے بغیر کسی اعلیٰ قدرت والے نبی کے جس کو دلوں پر بھی اختیار ہو۔ یہہ کام مشکل ہے۔ پس پھر یہہ قوم کس وقت اِس تحریف شدہ بائبل کی طرف رجوع لائی۔ اور کیونکر انہوں نے غلط مذہب کو یعنی بت پرستی کو بغیر کسی اصلاح کنندہ کے چھوڑ دیا۔ اور کیسے ممکن ہوا کہ وے تحریف شدہ بائبل کو قبول کریں جبکہ اُن کو علم تھا کہ بائبل تحریف ہوگئی۔؟ پس کیا ان باتوں کا ثبوت ہمارے کسی مخالف کے پاس ہے؟ اگر ہے تو کیا ہوسکتا ہے۔ کیا کوئی ہمکو بتلا سکتا ہے کہ اہل کتاب پر مسیح کے بعد کوئی زمانہ ایسا آیا جس میں اہل کتاب کی ایسی حالت تھی؟ اگر نہیں تو میری وہی بائبل ہے +

ہم نے مانا کہ مخالفین اور محرفین بائبل نے تمام بائبل کی جلدوں کو جمع کرلیا۔ اور اُن کو اپنے مطلب کے موافق تحریف کیا۔ پر کیا محرفین بائبل کو یہہ اختیار تھا کہ وہ موجودہ نسل کے دلوں سے بائبل کے مضامین کو نکال لیں؟ کیا وہ ایسا کرسکتے تھے؟ کیا اُن کو یہہ قدرت تھی کہ بائبل کے علم کو اور مسایل کو جن کو اہل کتاب نے پشتہا پشت سے بر زبان کر رکھا تھا لیجائیں اور ان مضامین کو اُن کے سینوں سے محو کرڈالیں؟ کیا وہ پشت جن کے ہاتھوں سے بائبل چھینی گئی تھی سراسر جاہل پشت تھی کیا اس کا کوئی ثبوت دیسکتا ہے؟ پس جبکہ وے لوگ جن کے ہاتھوں سے بائبل لی گئی تاکہ مخالفین اس کو تحریف کرڈالیں۔ ذی علم تھے۔ تو کیا اُن کے یاد تواریخی واقعات نہونگے؟ کیا اُن کو خدا کی نسبت کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ کیا وے یسوع مسیح کی نسبت کچھ نہ جانتے ہونگے؟ ہمارے نزدیک اُن کو ان باتوں کا ضرور علم تھا۔ پس

اول۔ مخالفین اور محرفین کا بائبل کو تحریف کرنا کس کام کا تھا۔ کیا محرفین کو یہہ خبر نہ ہوگی کہ اہل کتاب کو عام اصولوں کا علم ہوگا۔ اور وہ اُن کی تحریف کو معلوم کرلیں گے؟ پس ایسے قرینہ پر اگر انہوں نے تحریف کی ہوگی۔ تو ہم صاف لکھتے ہیں کہ وہ تحریف کر ہی نہیں سکتے ہونگے۔ اُن کو مطلق حرف شناسی نہ ہوگی۔ اور نہ وہ مسایل بائبل کو جان سکتے ہونگے +

دوم۔ یہہ غیر ممکن تھا کہ اہل کتاب ایسی تحریف شدہ بائبل کو قبول کریں +

اول۔ اگر اہل کتاب نے ایسی بائبل کو جس میں اُن کے علم کے مطابق تحریف ہوچکی تھی قبول کرنا مخالفین اور محرفین کی خوشی کا موجب تھا۔ اور یہہ ایسی خوشی غیر قوموں کے لئے تھی جس کو وہ چھپا نہیں سکتے تھے۔ وہ خواہ مخواہ اہل کتاب کی تقلید کا بیان اپنی تحریروں میں کرتے پر کیا اے محمدی صاحبان کوئی تحریر ایسی آپکو پہنچی ہے جس سے اہل کتاب کا تحریف شدہ بائبل کو قبول کرنا

ثابت ہو جائے۔ اور یہہ پایا جائے کہ اہل کتاب بائبل کو ترک کر کے بت پرست مذہب کے ممبر ہو گئے تھے؟۔

دوئم۔ ہم دعوے سے لکھتے ہیں۔ کہ اگر اہل کتاب بت پرست مذہب کے ممبر ہو گئے ہوتے۔ تو بائبل ہمارے ہاتھوں میں ہرگز نہ آتی اور نہ آنا چاہئے تھا۔

سوئم۔ ہم نے مانا کہ ظالموں نے اہل کتاب پر ظلم کر کے ان سے بائبل چھین لی۔ اور اُس کو تحریف کر دیا۔ پر اس تحریف شدہ بائبل کو قبول کرنا اہل کتاب کے ہاتھ میں تھا۔ پس وہ کیونکر اس غلط بائبل کی پیروی کر سکتے تھے۔ جب تک کہ اُن کی گردنیں سر سے جُدی ہوئی تھیں۔ محمد صاحب نے تو اپنی تمام عمر میں زور مارا کہ اہل کتاب اُن کی طمع سازی کو قبول کریں۔ پر کون نہیں جانتا۔ کہ محمد صاحب کی تلوار اُن کی گردنوں پر گُند ہوئی۔ پر ایک یہودی یا نصاریٰ نے نہ مانا جانیں قربان کیں۔ پر بائبل کو ترک نہ کیا۔ پس اے ناظرین کیونکر ممکن تھا کہ اہل کتاب تحریف شدہ بائبل کو قبول کریں؟ کیا اہل کتاب نے قرآن کو جو بائبل کی تحریف شدہ نقل ہے قبول کر لیا تھا؟ اگر نہیں تو یہہ بھی باطل ہے کہ اہل کتاب نے مشتر دھوکہ کھایا ہو۔ کیونکہ جان بوجھکر ایک غلطی کے لئے جان دی نہیں جاتی ہے۔ پر اہل کتاب کے خون سے زمین کی مٹی سرخ ہو گئی ہے جس سے ثابت ہے کہ اُن کا ایمان اور اُن کی بائبل بلا تحریف ہے؟ اور کسی مخالف کی مجال نہ ہوئی کہ اُس میں ایک حرف زیادہ کرے یا کم۔ پس میری وہی بائبل ہے۔

راقم۔ غلام مسیح

دینی خبریں

پرسبٹیرین بورڈ آف فارن مشنز کا مالی سال بڑی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا ہے۔ پچھلے سال کے شروع میں ۴۷۵۴ ۹۷ ڈالر کا قرضہ تھا جو بالکل بے باق ہو گیا ہے اور باقاعدہ کام کیا ہے کل ۳۷۷۱۰۰۰ ڈالر وصول ہوئے جس میں کلیساؤں کا چندہ ۲۹۲۴۹۲۵ ڈالر بھی شامل ہے۔ عورتوں کے بورڈ سے ۲۳۲۳۱۵ ڈالر سبت سکولوں سے ۳۸۲۰۹ ڈالر جوان آدمیوں کی سوسائٹی سے ۱۳۰۰۰ ڈالر کاغذات وغیرہ سے ۵۹۲۰۴۰ ڈالر اور باقی مختلف چندوں سے وصول ہوئے ۱۸۹۳ء سے ابتک یہہ پہلی دفعہ ہے کہ بورڈ قرضہ سے بالکل آزاد ہوئی ہے +

سُننے میں آتا ہے کہ برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کی یہہ صلاح ٹھہری ہے کہ نئے عہدنامہ کے اُردو پُرانے اور ترمیم شدہ ترجمے کو ساتھ ساتھ شایع کرتے جاینگے مگر ترمیم شدہ کا کچھ کم دام رکھینگے اور اُس کے ساتھ چند نقشے بھی لگا دینگے تاکہ اُس کو لینے کا زیادہ شوق ہووے اور سب لوگ اُس کو بغور پڑھکر اُس پر نکتہ چینی کر کے اپنی اپنی رائے پیش کریں +

امریکن مرہٹی مشن کے پادری۔ ایس۔ بی۔ فیر بنک ڈی۔ ڈی جو اُس مشن کے سب سے بڑی عمر کے پادری صاحب تھے۔ ۱۳ مئی کو اس دُنیا فانی سے کوچ کر گئے ہیں وہ بمبئی سے کوڈ کونل کو جا رہے تھے اور سفر ہی میں گرمی کے زور سے مر گئے وہ ۱۸۴۶ء میں ولایت سے آئے تھے اور دو سال ہوئے کہ اُن کی جوبلی بڑی خوشی کے ساتھ منائی گئی اُن کا نہایت ہی روحانی مزاج تھا۔ اور پھر بھی وہ دنیاوی کاروبار میں بڑے مستعد و ماہر تھے مثلاً اُنہوں نے نئی طرح کا ہل تجویز کیا اور غریب کاشتکاروں کو ہر طرح سے عمدہ طریقے سکھلائے۔ بڑی محنت کے بعد وہ ابدی جوبل سال میں داخل ہوئے ہیں +

کرائسٹ چرچ کالج کانپور نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے کہ بی۔ اے میں آٹھ میں سے سات پاس ہوئے اور ایف۔ اے میں ۲۲ میں سے گیارہ۔

جمنا مشن گرلس بورڈنگ سکول کی پانچ لڑکیوں نے گرلس انگلش مڈل کا امتحان دیا سب کی سب کامیاب ہوئیں +

انگلش ویسلین مشنری سوسائٹی کی آمدنی بھی ترقی پر ہے کہ ۱۸۹۶ء میں ۳۰۰۰۰ پونڈ بہ نسبت ۱۸۹۷ء کے زیادہ حاصل ہوئے اور بھی زیادہ ملنے کی اُمید نظر آتی ہے +

امریکن پرسبٹیرین بورڈ کے مشنریوں کو جو پہلے تندرستی کے لئے پہاڑ یا کسی اور جگہہ جانے کے لئے سفر خرچ ملا کرتا تھا اب نہیں ملا کریگا +

بروک لین۔ واقعہ نیویارک کے بشپ ٹی۔ ڈبلیو کیمبل صاحب جو کہ بہت برسوں سے کمیٹڈ ایں ریفارمڈ ایپسکوپل چرچ کے متعلق بشپ کا کام کرتے رہے ہیں اور حال میں بروک لین میں چرچ کے ریکٹر تھے اپنے عہدے سے مستعفی ہو کر پرسبٹیرین کلیسیا میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور ٹارنٹو کی پرسبٹیری سے درخواست کی ہے کہ وہ اُس کے ممبر قبول کئے جاویں پرسبٹیری نے اُن کی درخواست جنرل اسمبلی کے پاس بھیجدی ہے +

---

۲۴ مئی کو شگلور کی یُنیٹو کرسچن ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ۔ ایس۔ پی۔ جی سکول چھاؤنی کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں مسٹر جوزف ستیانادر۔ ایم۔ اے ایم۔ ایل مقیم مدراس نے ایک درس دیا جس کا خلاصہ ہم مسیحی ناظرین کے فائدے کے واسطے ذیل میں درج کرتے ہیں +

مسٹر ستیا جوزف نے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ ہماری کمیونیٹی کے شریکوں میں میل و اتحاد کی روح بالکل پائی نہیں جاتی تھی۔ ہمارے بھائی دور دور پھیلے ہوئے تھے اور کوئی

جنرل کو مدد دینے کے لئے نہ تھی - ہم میں کسی قسم کی طاقت نہ تھی اور غیر مسیحیوں کی آنکھوں میں کچھ نہیں تھے - خدا کے مناسب وقت میں مدراس - تانجور - بنگلور - پالم کوٹاہ - اوٹاکامنڈ - اور رنگون میں نیٹو کرسچن ایسوسی ایشن قایم کی گئی اور اُس وقت سے ہماری سوسائٹی میں ایک بڑی تبدیلی واقع ہوئی ان ایسوسی ایشنوں کے وسیلے سے بھائیوں میں محبت اور یگانگت زیادہ ہونے لگی اور وہ ایک دوسرے کو ملنے لگے اور ایک دوسرے کے مددگار ہونے لگے اور اس طرح سے کرسچن کمیونٹی ملک میں طاقت بننے لگی +

اب چونکہ ہماری کمیونٹی ایک طاقت بن گئی ہے تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ مشنری سوسائٹیوں سے ہمارا کیا رشتہ ہے - اگر دنیا میں کوئی سب سے بڑی شکرگذاری کی بات ہے کہ جو خدا نے ہمارے لئے کی ہے سو یہہ ہے کہ اُس نے مشنری سوسائٹیوں کو اُٹھایا کہ وہ اُن ملکوں میں کہ جو جہالت تعصب اور گناہ کی تاریکی میں مبتلا تھے نجات دہندہ کی جلالی انجیل کو لاویں خدا نے مشنری سوسائٹیوں کو اپنی بہت سی برکتوں کے لانے کے لئے مناسب اوزار بنایا ہے ہم مشنری سوسائٹیوں کے اُن سب کے لئے کہ جو کچھ اُنہوں نے کیا ہے اور جو کچھ کر رہے ہیں کافی طور پر شکرگذار نہیں ہو سکتے اگر ہم تھوڑی دیر کے لئے یہہ خیال کریں کہ اگر مشنری اس ملک میں نہ آتے تو اس ملک کا کیا حال ہوتا اور ہمارا کیا حال ہوتا اسواسطے میں نے کہا کہ ہمارے لئے مشنری سوسائٹیوں کا شکرگذار ہونا ناممکن ہے +

ہماری سوسائٹی اب اس حالت تک پہنچ چکی ہے کہ اب ہم اپنے لئے آپ خیال کر سکتے کام کرتے اور فکر کر سکتے ہیں اُن سوسائٹیوں کا خاص مقصد یہہ ہے کہ وہ ہمکو ہمارے پاؤں پر کھڑی کریں یہاں تک کہ ہم خود آزاد ہو جائیں - سچا مشنری جب خوش ہوتا اور خداوند کا شکرگذار ہوتا ہے جبکہ ہم جو اُس کی محنت کے پھل ہیں اب آپ اپنے لئے خیال کر سکتے کام کر سکتے اور فکر کر سکتے ہیں یوں مشنری اوس دن کے لئے دعا مانگتا ہے جبکہ وہ ہمکو اپنا آپ انتظام کرنے کے لایق دیکھکر خوشی سے چھوڑ جائے ،،

ہم بھی اُس کے ساتھ اتفاق کر کے کہتے ہیں کہ مشنریوں کے اس ملک میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ وہ اس ملک کے مسیحیوں کو آپ اپنا انتظام کرتے ہوئے دیکھیں اُن کی خوشی اس میں ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ اگرچہ ہندوستانی مسیحیوں میں سے کئی اس لایق ہو گئے ہیں کہ - اگر چاہیں اور مسیح کا پیار اُن کے دلوں میں ہو تو وہ اپنے روپے اور اپنی طاقتوں سے بہت کچھ کام کر سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ موجودہ مشنری کام کے طریقے اور اب تک مشنریوں پر بھروسہ کرنے کے سبب سے وہ ایسے نکمے ہو گئے ہیں کہ سوائے پیٹ پالنے اور بدن ڈھکنے کے مسیح کے جلال کو ظاہر کرنے کا بہت کم خیال کرتے ہیں ایسے لوگ جو مشنریوں پر بھروسہ رکھتے رکھتے کم ہمت ہو گئے ہیں ہمیشہ یہہ کہتے رہتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے ہمارے میں اتفاق نہیں وغیرہ اور جو کچھ کماتے ہیں قریب سارے کا سارا اپنے لئے خرچ کرتے اور بجائے خالی وقت میں مسیح کی انجیل سنانے کے بیٹھے گپ ہانکا کرتے یا حقہ نوشی کرتے ہیں اگر ایسے لوگ سچ مچ مشنریوں کے شکرگذار ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اُن کے ساتھ رہیں تو ضروری ہے کہ وہ شکرگذاری کے اظہار میں مشنریوں کے اس مقصد میں کہ کلیسیائیں اپنا آپ انتظام کر سکیں اپنے روپے اور اپنی طاقت سے مدد دیں - ہم اُن لوگوں سے کہ جو مشنریوں کو اور زیادہ دوسری جگہ کے جہاں کلیسیائیں قایم ہو چکی ہیں رکھنے کے طرفدار ہیں سوال پوچھتے ہیں کہ آپ کس عملی طریقے سے مشنریوں کی مدد کر رہے ہیں - اگر وہ پھر کچھ نہیں کرتے تو کیا یہہ دوسروں کی چھاہ پر موچھیں مونڈنا نہیں +

قریبًا ایک سال کا عرصہ ہوا ہے کہ لنڈن میں بابا لچھمن سنگھ سوڈھی کی کوشش سے ایک خالصہ یونین قایم ہے - اس کی ۱۸۹۶ء کو لنڈن کے مشہور اگزیٹر ہال میں اُس یونین کا پہلا سالانہ جلسہ ہوا - بابا لچھمن سنگھ نے کہ جو یونین کے جنرل آنریری سکرٹری ہیں رپورٹ پڑھی اور بتلایا کہ اس سال یونین نے ممبروں اور چندے دونوں میں ترقی کی ہے ایک خاص اپیل کی گئی تاکہ چندہ جمع کیا جاوے کہ سکھوں میں خاص کر کام کرنے کے لئے خاص مشنریوں کا گذارہ دیا جاوے +

میر مجلس کرنیل آدم فرگسن صاحب نے بتلایا کہ انگریزی قوم سکھوں کی بہت احسانمند ہے - ہماری تواریخ میں خاص خاص موقعوں پر سکھوں نے اپنی وفاداری کے بڑے ثبوت دئے ہیں اور ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ سکھوں نے ہمپر احسان کے تازہ دعوے ظاہر کئے ہیں کیونکہ کئی سکھ افسروں کو شمال مغربی سرحد پر بڑی بہادری کے کاموں کے سبب سے ملکہ معظمہ نے عزت بخشی ہے - مس گریٹ صاحبہ نے بتلایا کہ میں نے ہندوستان میں ہو کر دیکھا ہے کہ نئے مریدوں کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان بہادر سکھوں کی شکرگذاری کے اظہار میں ہم کو واجب ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہمیں اُن کے بچانے کے لئے عورتوں کو بھیجنا چاہئے - اُنہوں نے اکثر ہمکو بچانے کے لئے اپنے تئیں دیا ہے ہم کو بھی واجب ہے کہ اُن کو بچانے کے لئے اپنے تئیں دیویں +

مسٹر گولڈ سٹریم نے جو تیس برس سے زیادہ عرصہ تک سکھوں کے درمیان ملکہ معظمہ کی طرف سے کامیاب سول افسر رہ چکے ہیں اس میٹنگ کے مقصد کے ساتھ اپنی ہمدردی ظاہر کی اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ پنجاب میں گذارا ہے اور آج میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہہ کام بڑا مبارک ہے وہ لوگ بڑے اشراف اور ذہین ہیں وہ بڑے بہادر ہیں - چین - برہما - افریقہ اور ایبی سینیا سب جگہوں میں سکھ سپاہی برٹش فوج کے پہلو بہ پہلو لڑتے رہے ہیں -

پادری الفرڈ جے - ہروے نے کہا مجھے بڑی اُمید ہے کہ انگریز مرد اور عورتیں ہماری یونین کی طرف سے سکھوں کے پاس انجیل لیکر جاوینگے اور دیسی مرد اور عورتیں بھی شاید مجھے یہہ کہنا چاہئے تھا کہ دیسیوں کو پہلے جانا چاہئے - مسٹر سوڈھی نے مجھکو یہہ اُمید دی ہے کہ اس سال کے ختم ہونے سے بہت پہلے ساٹھ پونڈ اکٹھے ہو جاوینگے + کرنیل ہابرٹ و مس ایم پی نے اس یونین کا پریزیڈنٹ ہونا منظور فرمایا ہے +

ملکوں و شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن- جون ۱۴- یونائیٹڈ سٹیٹس کے بحری فوج کے ایک لفٹنٹ نے بندرگاہ سنتیاگو ڈی کیوبہ کا معاینہ کیا اور رپورٹ کرتا ہے کہ سپین کی (فلیٹ) بحری فوج اسی مقام میں ہے +

امیرالبحر سمپس تار دیتا ہے کہ امریکہ کے لوگوں کی لاشوں سے بڑا بیرحمانہ سلوک کیا جاتا ہے اُن کے اعضا کاٹے جاتے ہیں +

لنڈن جون ۱۵- گانتنامو میں سپین والے امریکہ والوں پر لگاتار لوٹ مار کرتے ہیں جس سے امریکہ والے تنگ ہیں- تازہ فوج کی انتظاری ہو رہی ہے +

لنڈن جون ۱۶- امریکہ نے یہہ مشتہر ہونے دیا ہے کہ سنتیس باربرداری کے جہاز مقام ٹمپا سے روانہ ہوئے ہیں اور اُن کی حفاظت کے لئے تیرہ جنگی جہاز بھی بھیجے گئے ہیں- مگر ابتک معلوم نہیں ہے کہ یہہ کہاں جاوینگے +

امریکہ کے جہازی سپاہیوں نے مقام گنتانامو پر باغیوں کی مدد سے چارسو سپین والوں کو بھگا دیا ہے چالیس سپین والے مارے گئے- صرف ایک امریکہ کا آدمی زخمی ہوا ہے +

کلکتہ جون ۱۵- گذشتہ منگل کے روز دو واردات اور دو موتیں کلکتہ میں ہوئی ہیں +

کراچی جون ۱۵- آج گیارہ واردات اور دس موتوں کی رپورٹ ہوئی ہے +

لنڈن جون ۱۶- یونائیٹڈ سٹیٹس کے ہوس آف ریپرزنٹیٹوز نے ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ ہوائی کا الحاق کیا جاوے +

برلن میں نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کا جنگی بیڑہ جو منیلا میں جمع ہو رہا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا گیا ہے کہ اس جنگ میں کسی قسم کا دخل دیا جاوے مگر محض غرض یہہ ہے کہ جزائر فلپائن میں جرمن حقوق کی حفاظت کیجاوے +

کلکتہ جون ۱۶- بدھ کے روز ۷ واردات طاعون کی ہوئیں اور ایک موت +

کل پچاسی اشخاص کو ٹیکا لگایا گیا ابتک ایکہزار تین سو اور چھیاسی کو ٹیکا لگ چکا ہے اور اس شمار میں تمام مختلف فرقے شامل ہیں +

لنڈن جون ۱۷- جو امریکہ کی فوج زیر کمان جنرل شافٹر گیارہ جون کو مقام ٹمپا سے روانہ کی گئی تھی اُس کی نسبت کچھ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ وہ کہاں ہے +

کل صبح سنتیاگو پر ایک گھنٹے تک گولہ باری کی گئی- پانچ ہزار فیریں کی گئیں جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کئی ایک باتری چپ کرائی گئیں +

امریکہ کے ڈنیمیٹ کے جہاز ویسو ویس نامی تین وار اُس چھوٹی سی خلیج میں کئیں جہاں کہ سپین کے ٹارپیڈو کے جہاز موجود تھے مگر ابھی تک نتیجہ معلوم نہیں ہوا ہے- ایک وار دیکھا گیا کہ جزیرہ پر جا لگی جس سے زمین میں ایک بڑا بھاری سوراخ ہو گیا ہے +

شملہ جون ۱۷- سکرٹری آف سٹیٹ کے مراسلہ مورخہ ۲۶ مئی سے معلوم ہوا ہے کہ قیصرہ ہند نے اُن سفارشوں کو جو عطائے تمغہ کے بارہ میں لارڈ الگن نے کیں تھیں منظور فرمایا ہے- لارڈ الگن کی خدمات- حسن انتظام اور متانت کی تعریف کی ہے- سر جارج وہیٹ کی خدمات کی دادودی ہے- تمام افسران سر ولیم لاکھارٹ و دیگر جرنیلو نوج- اور امپیریل سروس ٹروپ اور راجگان پٹیالہ دھولپور- کوچ بہار- اور جودھپور والے سر پرتاب سنگھ کی حسن خدمات کی تعریف کی ہے اور اُن آفیسروں اور سپاہیوں کی خصوصاً نمبر ۳۶ سکھ کی بہادرانہ موت پر افسوس ظاہر کیا ہے اور اُن کی دلیرانہ کارنمایئوں کی بڑی تعریف کی ہے +

بمبئی جون ۱۸- کل کسی موت کی رپورٹ وبا سے نہیں کی گئی +

کراچی جون ۱۷- ستارہ تاریخ کو ۱۲ واردات اور ۱۵ اموات کی رپورٹ ہوئی ہے +

لنڈن جون ۱۷- رائٹر کا خاص کارسپانڈنٹ مقیمہ منیلا ۱۳ تاریخ کو تار دیتا ہے کہ باغی دارالخلافہ کے اندر چلے گئے ہیں اور شہر کے باشندوں نے قلعہ میں پناہ لی ہے +

منیلا کے کپتان جنرل نے جنگ کی کونسل کے اجلاس میں پیش کیا تھا کہ صلح کر لینی چاہئے مگر ممبر اس تجویز سے بہت غصہ ہوئے +

کپتان جنرل نے اس پر استعفا دیدیا ہے اور ڈپٹی کپتان جنرل اُس کی جگہہ مقرر ہوئے ہیں- باغی اُن کو جو جنگ میں شامل نہیں ہیں گرفتار نہیں کرتے ہیں +

جرمن اسکواڈرن مقیمہ منیلا کے کمانڈر نے اپنی خواہش ظاہر کی ہے کہ ہم سپین کے زخمیوں کو اپنے جہازوں پر رکھیں گے- امیرالبحر ڈیوی نے جواب دیا کہ ہم صرف انگریزوں کے بیچ بچاؤ کو منظور کرینگے +

لنڈن جون ۱۸- امیرالبحر بلینکو نے اُن قیدیوں کا جو جہاز موسومہ میریمیک کے ڈوبتے وقت گرفتار کئے گئے تھے تبادلہ کرنے سے انکار کر دیا ہے-

لنڈن جون ۱۹- بار بار افواہ آ رہی ہے کہ منیلا مفتوح ہوا ہے اور یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ سپین والوں نے اپنا دارالخلافہ ایلو ایلو میں تبدیل کر لیا ہے +

مضامین مفید المبتدین

شاہزادہ کا بیان

ایک روز گرمی کے موسم میں شہر ہمبرگ میں ایک موچی اپنی دوکان کے سامنے ایک چک کے سایہ میں گیت گا کے اپنا کام کر رہا تھا +

بہت سے لوگ اس سڑک میں آتے جاتے تھے اور ایک پنجرے میں ایک چڑیا اُس کے سر کے اوپر گویا کہ اس سے باتیں کر رہی تھی۔ کیونکہ جیوں جیوں وہ گاتا تیوں تیوں وہ چہچہاتی تھی۔ اِتنے میں ایک یہودی طالب العلم وہاں پہنچکے ٹھہر گیا اور سلام کر کے کہا کہ "اے موچی تم بڑے خوش مزاج آدمی معلوم ہوتے ہو" +

موچی جس کا نام ہانس تھا اس کی طرف نگاہ کر کے بولا کہ "ہاں بھائی خوش مزاج تو ہوں اور کیوں کر خوش نہ ہوں؟" +

طالب العلم نے آہ مار کے جواب دیا کہ "سب تو ایسے نہیں ہیں اور میری سمجھ میں تم ایسے مفلس ہو کہ اگر اُس کے سبب سے اوداس رہو تو کچھ تعجب نہیں جب کہ میں تم ایسے غریب آدمی کو ایسی خوشی سے گاتے دیکھتا ہوں تو مجھے تعجب آتا ہے" +

ہانس نے جواب دیا کہ "تم مجھکو مفلس کیوں سمجھتے ہو؟ تم کو کیا معلوم نہیں کہ بینک گھر میں میرے کتنے روپیہ جمع ہیں"؟ +

طالب العلم نے ہنسکر کہا کہ "آپ کا نام شاید کہیں مہاجنوں میں سُنا ہوگا اور آپ کے جہاز بھی کہیں دیکھے ہونگے لیکن مجھے یاد نہیں کہ کدھر اور کب دیکھا" +

ہانس بولا کہ "بس معلوم ہوا کہ تم میری بابت کچھ نہیں جانتے" اور پھر بڑی سنجیدگی سے کہا۔ کہ "اے صاحب مجھ کو غریب آدمی نہ سمجھئے۔ میں تو شاہزادہ ہوں +

تس پر یہودی طالب العلم مسکرایا اور سلام کر کے چلا گیا۔ اگرچہ اس کو موچی کی بات کا اعتبار نہ ہوا لیکن تو بھی وہ بات ٹھیک تھی۔ اگرچہ دُنیا کے لوگ موچی کو ایسا نہ سمجھتے تھے جیسا کہ اُس کے بڑے بھائی کو بھی نہ پہچانتے تھے۔

حقیقت میں وہ غریب موچی بادشاہوں کے بادشاہ کا لے پالک فرزند تھا اس کا نام سنہرے شہر کے محل میں جانا جاتا تھا۔ اور اس کی دعائیں اور نذریں وہاں پہنچتی تھیں اس کی بہت دولت وہاں جمع ہوئی تھی جہاں کہ چور سیندھ دیکے چرا نہیں سکتے ہیں۔ باپکا وصیت نامہ اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ روز بروز اُس کو غور سے پڑھتا اور اپنے محل اور تاج اور خطابیں اور ابدی ملکیتوں پر سوچتا رہتا تھا اور صبر سے ان کی انتظاری کرتا تھا جبکہ وہ وقت نہ آئے اور جب تک وہ میراث وقت معین میں اُس کے ہاتھ نہ لگے روز بروز باپ کی خدمت بجا لاتا تھا +

بعد ایک ہفتہ کے یہودی طالب العلم نے پھر ہانس کی دوکان کے سامنے آکے ٹوپی اوتار کر سلام کیا اور یہہ کہہ کے کہ "شاہزادہ کو بندگی" ہاتھ جوڑ کے کھڑا ہوا +

ہانس نے کہا کہ "اے میرے دوست میں تمہارے دیکھنے سے بہت خوش ہوا۔ اُس روز تم ایسی جلدی سے چلے گئے کہ مجھے اپنے مطلب سمجھانے کی فرصت نہ ملی۔ شاید تم نے مجھ کو سڑی سمجھا ہوگا۔ لیکن میں ایسا نہیں ہوں۔ جب تم پہلے یہاں آئے تو میں اپنی بادشاہت کی بابت ایک گیت گاتا تھا کیونکہ سچ مچ میں بادشاہ کا بیٹا ہوں شاید تم اس گیت کو سنوگے" +

یہودی نے کہا کہ "ہاں بیشک اگر آپکی مہربانی ہو" لیکن وہ ہانس کو سڑی سمجھتا تھا +

تب ہانس نے ایک گیت گا کر سُنایا جس کا یہہ مطلب تھا کہ "تیری بادشاہت جلد آوے"۔ تب اِسلئے پوچھا کہ "اے طالب العلم کیا تم اِس کے معنے سمجھتے ہو"؟ +

یہودی نے سر ہلایا +

تب موچی مسیح کی بادشاہت اور اُس کا باغ عدن میں شروع ہونا اور مسیح کے آنے اور دکھ اُٹھانے اور مارے جانے اور جی اُٹھنے میں اُس کا پورا ہونا بڑی سرگرمی سے بیان کرنے لگا۔ گویا اپنے دل و جان سے سمجھایا کہ اُس جلالی بادشاہت میں ہر ایک ایماندار خدا کا فرزند ٹھہرتا اور اُس کی ساری دولت و حشمت میں شریک ہوجاتا ہے +

یہودی اِس بیان کو ایسے غور سے سنتا رہا کہ گویا خواب میں پڑا تھا۔ اور چونکا نہیں جب تک کہ ہانس نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ "اے بھائی اب تو دیکھتا ہے کہ میں شاہزادہ ہوں اور کس لئے میں ایسا خوش رہتا ہوں کیونکہ میں اُس یسوع کو جانتا اور پیار کرتا ہوں اور اس کے رکھنے سے میں سب کچھ رکھتا ہوں ساری چیزیں میری ہیں خواہ زندگی خواہ موت خواہ حال کی خواہ آیندہ کی ہوں۔ اے جوان تم نبیوں کو مانتے ہو۔ کیونکہ تمہارے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے باپ دادے اُن کو مانتے تھے اور اے بھائی جب تم نبیوں کو مانتے ہو تو چاہئے کہ اس کو بھی مانو جس کی وہ خبر دیتے تھے جس کو خدا نے بھیجا تاکہ وہی رحم کرے جس کا وعدہ تمہارے باپ دادوں کے ساتھ کیا اور اپنے پاک عہد کو یاد رکھے اسی قسم کو جو اس نے ہمارے باپ ابراہام سے کھائی" +

یہودی خاموش رہا اور یہہ خیال اس کے دل میں پیدا ہوا۔ کہ اگر یہہ باتیں ٹھیک ہیں تو میری کیا حالت ہوگی پہلے تو صرف راز جوئی کے طور سے پوچھتا تھا اب اپنے دل کے آرام کیلئے بخوبی دریافت کرنا پڑا سو اُسنے پوچھا کہ "اے بھائی میں اس کو کہاں مفصل دریافت کر سکتا ہوں؟ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔

کر تم کو ایمان لانے سے خاطر جمع حاصل ہوئی" +

ہانس نے کتاب مقدس کو اُس کے ہاتھ میں رکھکر کہا کہ "اسکو لیکے پڑھو اپنے مکان میں خوب اس بادشاہت کی بابت دریافت کرو خاصکر اُن آیتوں کا ملاحظہ کرو جن پر میں نشان کئے دیتا ہوں اور کتاب مجھ کو واپس کر دینا اور میں بھی تمہارے لئے دُعا کرونگا بلکہ ایک شخص سے جس کو تم نہیں جانتے ہو اور وہ تم کو جانتا ہے منت کرونگا کہ تمہاری سفارش کرے اور اُس کی سفارش تاثیر بخش ہوگی کیونکہ وہ موسیٰ سے بڑا ہے +

تب یہودی بڑی دوستی سے ہانس کو سلام کر کے روانہ ہوا کیونکہ اُس کے دل میں ایک نئی اور عجیب بات پیدا ہوئی اور وہ اُس کی بابت زیادہ دریافت کیا چاہتا تھا۔ اُس نے ایک بڑے غریب آدمی کو دیکھا جو اپنی پست حالت میں امیر سے زیادہ خوش حال معلوم ہوتا تھا۔ بلکہ ایسا واضح ہوتا تھا کہ کسی طرح سے اس کو نئی عادتیں اور نئی خواہشیں بلکہ نئی زندگی حاصل ہوئی۔ اُس نے سوچا کہ موچی کی دینداری سے اُس کو ایک عجیب طرح کی سرفرازی حاصل ہوئی ہے بلکہ اُس کے نزدیک دولت و عزت ایسی چیزیں نہیں ہیں جو صرف دنیا کے بڑوں اور امیروں کو حاصل ہو سکتی ہیں۔ موچی تو اپنے باپ کے گھر کے حقوق میں شریک معلوم ہوتا تھا۔ وہ بادشاہ سے رفاقت کیا کرتا اور تخت کے سایہ میں بنا رہتا تھا اور اُس سوتے سے جہاں ساری برکتیں بہتی ہیں وہ ہر وقت نعمتیں پایا کرتا تھا +

چنانچہ یہودی طالب العلم انجیل کو پڑھنے اور اُن سے توریت ملانے لگا۔ وہ اکثر ہانس کے پاس آیا کرتا اور اپنے شبہوں کی بابت بات چیت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ غریب اَن پڑھا موچی روحانی باتوں میں عالم و فاضل یہودی کا شاگرد بنکے پادری ہوگیا اور بہت دنوں تک ملک سایئیریا میں انجیل کی بشارت دیتا رہا +

ہر ایک مسیحی کو مناسب ہے کہ اپنے بڑے عہدے کو یاد رکھے اور ہرگز ایسا کام نہ کرے جو اُس کی سرفرازی کے لائق نہ ہو۔ شاہزادوں کو مناسب نہیں کہ تماشے والوں کے طور پر زندگی بسر کریں بلکہ چاہئے کہ خدا کے فرزند دنیا میں بے داغ رہیں اور مثل جہان کے نور کے چمکیں اور اگر وہ اپنی سرفرازی کو زیادہ یاد رکھتے اور اپنے حقوق پر زیادہ خیال کرتے تو اُن کے لئے بہتر ہوتا اور خدا کا جلال زیادہ ظاہر کیا جاتا +

کتاب اُمہات المومنین
کا آخری نتیجہ

ناظرین کو معلوم کہ کتاب مذکورہ بالا کے شایع ہونے پر محمدیوں نے کسقدر شور مچایا تھا اور گورنمنٹ پنجاب میں درخواست کی تھی کہ یہہ کتاب حکماً بند ہو جاوے۔ کیونکہ اُس کے باعث سے فساد ہو جانیکا خطرہ ہے +

ہم کو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آخر کار اِن محمدیوں کے پاس اُن کی درخواست کا جواب آگیا ہے جنہوں نے لاہور سے ۴-۵ سو دستخط کر کے روانہ کئے تھے۔ حضور لفٹنٹ گورنر صاحب نے یہہ جواب دیا ہے کہ۔

(۱) چونکہ یہہ کتاب صرف محمدیوں کی کتابوں ہی میں سے نقل کی گئی ہے اور مصنف نے اپنی طرف سے اس میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور

(۲) یہہ مذہبی معاملہ ہے۔ اسلئے

گورنمنٹ اس میں دست اندازی نہیں کرتی

اگر محمدی چاہتے ہیں تو۔

(۱) عدالت میں چارہ جوئی کریں۔ اور یا۔

(۲) اس کا جواب دیں۔

اب ہم نے سنا ہے کہ محمدی صاحبان دہریہ لوگوں کی کتابوں کی تلاش کر رہے ہیں تاکہ مسیحی دین پر حملہ کریں۔ اب اپنی سیاہی دھونے کے واسطے انگریزی صابن تلاش کر رہے ہیں + (وارث الدین)

نوٹس

۲ ۲

میڈیکل مشن سرحد کے لئے ایک لائق اور دیندار مسیحی کمپونڈر کی جو اپنے کام سے بخوبی واقف ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ عہ ماہوار ملیگی +

اور اگر کوئی اور مسیحی اس کام کو سیکھنا چاہے تو وہ بھی منظور کیا جاوے گا +

درخواستوں کے ساتھ ہی چال چلن کی بابت مشنری سرٹیفکیٹ مجھ مشتہر کے پاس بھیجدیں تنخواہ کا فیصلہ مابعد کیا جاوے گا +

راقم۔ وارث الدین جنڈیالہ۔ ضلع امرتسر

ضرورت

۴ ۳

مشن ہائی سکول گجرات کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک عیسائی ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ چالیس (للعہ) روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں بمعہ نقول اسناد پادری آر۔ میکچین ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی منیجر مشن ہائی سکول گجرات کی خدمت میں آنی چاہئیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں +

لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو +

لودیانہ

تعداد پیدایش مسلمان ۱۵۔ ہندو ۸۔ کل ۲۳ +

تعداد پیدایش مسلمان ۲۴۔ ہندو ۸۔ کل ۳۲ +

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا